بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اللّٰهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهَ ، أَمَّا بَعْدُ :

پوائنٹ نمبر-35: بہت زیادہ کلام اور باتیں کرنا منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

"لیس من منهج السلف" لفضیلۃ الشیخ محمد بن عمر باز مول حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور ہم پہنچے ہیں پوائنٹ نمبر 35 پر، شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"ليس من منهج السلف الإكثار من الكلام والحديث، إنما كانوا يقولون: من كثر كلامه كثر سقطه. ويسكتون حتى يظن أن بهم عي وما بهم ذلك إنما خوف الله"

(بہت زیادہ کلام اور باتیں کرنا منہج سلف میں سے نہیں ہے بلکہ وہ کہتے تھے کہ جس کا کلام زیادہ ہوتا ہے اس کی لغزشیں زیادہ ہوتی ہیں، وہ اتنا خاموش رہتے کہ گمان کیا جاتا شاید بیمار ہیں لیکن انہیں کوئی بیماری نہیں ہوتی تھی وہ محض خوف الٰہی ہوتا تھا)(سبحان اللہ)؛

منہج السلف کی ہم بات کر رہے ہیں اور یہ وہ باتیں ہیں جو منہج سلف میں سے نہیں ہیں یعنی جن کا ہم نے اجتناب کرنا ہے اگر ہم صحیح سلفی ہیں اور صحیح سلفیت کے راستے پر چلنا چاہتے ہیں تو یہ وہ چیزیں ہیں چونتیس ہم بیان کر چکے ہیں اور آج ہم پینتیسویں چیز پر بات کر رہے ہیں سوال یہ ہے کہ پچھلے جو چونتیس پوائنٹس تھے (34 پوائنٹس تھے) اُن پر عمل کیا ہے کہ نہیں کیا ابھی تک؟ کچھ یاد بھی ہے کہ نہیں؟

واللہ! بہت بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ کی بڑی رحمت ہے ہمارے لیے کہ منہج السلف کو جاننا ہے پھر جو چیزیں منہج سلف میں سے نہیں ہیں جن سے اجتناب کرنا ہے وہ بھی ہم جان لیں بہت بڑا خیر ہے واللہ!

چونتیس گزر چکے ہیں کیونکہ بیچ میں درس ایک دو دفعہ رُک گیا تو ساتھی پوچھ رہے تھے پھر کہ ڈاکٹر صاحب کب شروع ہوگا بہت اچھا درس ہے ہونا چاہیے؟ کوئی شک نہیں کہ اچھا درس ہے لیکن صرف سننے کے لیے آتے ہیں یا کچھ کرنے کے لیے بھی آتے ہیں؟! اگلے درس سے ان شاء اللہ میں پوچھنا شروع کروں گا دس دس لیں گے ہر ہفتے میں دس آپ نے صرف یاد کرنے ہیں کیونکہ شیخ صاحب نے کوئی دلیل نہیں بیان کی صرف پوائنٹس بیان کیے ہیں، ہمیں پوائنٹس کی ضرورت ہے کہ ہم پوائنٹس یاد کر لیں باقی شرح جو میں نے کرنی ہے دلائل بیشک آپ یاد نہ کریں لیکن اردو میں۔

آپ کو اردو دی گئی ہے کہ نہیں؟ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ اس میں جو محنت ہوئی ہے وہ کوئی کام ہوا ہے کہ نہیں اس میں؟! اس کا حق ادا کرنا ہے کہ نہیں کرنا؟! یہ آپ کو اس لیے دیئے تھے تعویذ تو نہیں کہتا جائز نہیں ہے اس کو پھر آپ لے کر کیوں جاتے ہیں کرتے کیا ہیں اس کا؟!

اگر اس کو دیکھنا ہی نہیں ہے پڑھنا ہی نہیں ہے تو پھر یہ ہے کس لیے یا فریم لگایا ہوا ہے گھر میں؟! فریم تو کسی نے نہیں لگایا ہوا نا! تو یہ پڑھنے کے لیے ہے (بارک اللہ فیکم) یہ چونتیس پیپر آپ کو اس طریقے سے دیئے گئے ہیں کچھ آپ کے کمنٹس (Comments) لکھنے کی جگہ بھی ہم نے

چھوڑی ہوئی ہے تو میں سارے نہیں پوچھوں گا پہلے جو دس ہیں وہاں سے شروع کریں گے اور یہ آخری جو ہم پڑھ رہے ہیں تو گیارہ پوائنٹس ہو جائیں گے ٹھیک ہے یاد ہو گا ان شاءاللہ ؟ فنگر ٹپس (Fingertips) پر یاد کر سکتے ہیں ان شاءاللہ زیادہ لمبے نہیں ہیں۔

تو آج کا جو موضوع ہے اس کا تعلق ہے اس زبان سے، سلف اپنی زبان کی حفاظت کرتے تھے اور جو سلف کی پیروی کرتا ہے جو اُن کے راستے پر چلنا چاہتا ہے اُس کو بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنی چاہیے یہ پوائنٹ ہے۔

زبان کے تعلق سے کئی احادیث ہیں میں چند کا ذکر کرتا ہوں پھر سلف میں سے چند علماء کے اقوال:

1-اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں: "جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان لایا ہے:

"فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ" (یا تو وہ خیر کی بات کہے یا وہ خاموش رہے)" إلي آخر الحديث متفق عليه۔

لمبی حدیث ہے اس میں جو شاہد ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان اور آخرت پر ایمان کو جوڑ دیا گیا ہے اس حدیث شریف میں کس چیز سے؟

"فَلْيَقُلْ خَيْرًا": اگر واقعی اللہ تعالیٰ پر اُس کا ایمان ہے اور یوم آخرت پر ایمان ہے تو وہ خیر کی بات ہی کہے گا۔

"أَوْ": خیر کی بات نہیں ہے۔ "لِيَصْمُتْ": یہ اس کے ایمان کی مضبوطی کی نشانی ہے۔

2-دوسری حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "کوئی شخص کوئی ایسا کلمہ کہتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے جبکہ اُسے اُس کا دھیان ہی نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ اس شخص کے اس کلمے سے درجات بلند فرماتا ہے، اور کوئی ایسا شخص جو ایسا کلمہ کہتا ہے اپنی زبان سے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے جبکہ اُس کو اِس کا گمان بھی نہیں ہوتا:

"فَيَهْوِى بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ" (وہ جہنم کی تہہ تک پہنچ جاتا ہے)۔

(سبحان اللہ)؛ جہنم رسید ہو جاتا ہے کیوں؟ ایک کلمے کی وجہ سے جس سے اُس نے اپنے ربّ کو ناراض کیا ہے، اور یہ صحیح بخاری کی روایت ہے۔

3-ایک معروف حدیث ہے ترمذی میں اسے علامہ البانی نے صحیح فرمایا ہے لمبی حدیث ہے سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے کچھ ایسا عمل آپ بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے گا اور جہنم سے دور کر دے گا۔

پیاری لمبی حدیث ہے اور پھر اور بھی خیر اور بھلائی کی باتیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی ہیں حدیث کے آخری الفاظ ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "کیا میں تم کو ان سب کے اصل کی خبر نہ دوں جو خیر کی باتیں گزر چکی ہیں؟" تو سیدنا معاذ عرض کرتے ہیں کہ ضرور اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ ضرور مجھے بتائیں، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان پکڑ کر ارشاد فرمایا: "اس کو اپنے اوپر روکے رکھو "كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا" زبان کو پکڑ کر۔

سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ہم اس پر بھی پکڑے جائیں گے جو ہم بولتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "اے معاذ! تمہاری ماں تمہیں گم پائے (بددُعا نہیں ہے محاورہ ہے عربی زبان میں کہ جب کوئی ناگواری ہوتی ہے کوئی ایسی بات بندہ سنتا ہے تو ایسا جملہ کہا جاتا ہے) آخر لوگوں کو جہنم میں اُن کے منہ کے بل یا اُن کے نرخروں

کے بل اُن کی زبانوں کا کیا ہی تو گرائے"۔ (سبحان اللہ، جہنم میں لوگ اپنے منہ کے بل یا اپنے نرخروں کے بل جہنم رسید کیوں ہوتے ہیں وجہ کیا ہوتی ہے؟ اکثر زبان ہی ہوتی ہے یہ زبان وجہ ہوتی ہے)۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "تم میں سے مجھے زیادہ پسند لوگ وہ ہیں اور قیامت کے دن مجھ سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں (سب سے زیادہ قریب کون ہیں؟ سب سے زیادہ پسندیدہ کون ہیں؟ جن کے اخلاق اچھے ہیں) اور تم میں سے مجھے سب سے زیادہ جو ناپسند لوگ ہیں اور جو مجھ سے دور ہوں گے قیامت کے دن (یہ تین صفات دیکھ لیں)''الثَّرْثَارُونَ، والْمُتَشَدِّقُونَ، والمُتفَيهِقُونَ''، بعض صحابہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے یہ تو جان لیا کہ ثرثارون اور متشدّقون کون ہیں تو متفیہقون کون ہیں؟'' قَالَ: المُتَكَبِّرُونَ''(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تکبر کرنے والے)۔

(اسے ترمذی نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی صحیح فرماتے ہیں)۔

''الثَّرْثَارُونَ'': کون ہیں؟ جو بہت زیادہ باتیں کرتے ہیں بغیر کسی دینی فائدے کے؛ باتیں کرتے رہتے ہیں لیکن کوئی دینی فائدہ نہیں ہے اس میں سننے والے کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہے اسے کیا کہتے ہیں؟ "ثرثار": بے سود باتیں کرنے والا جسے باتونی بھی کہتے ہیں صرف باتیں کرنا جانتا ہے۔

''والْمُتَشَدِّقُونَ'': دوسری صفت کے لوگ اس حدیث میں جو باتیں بنا بنا کر باتیں کرتے ہیں، کچھ فصاحت ہے کچھ ان کی زبان اچھی ہے، کچھ گرامر کے اعتبار سے اچھے ہیں تو بنا بنا کر باتیں کرتے ہیں اور گھمنڈ میں آجاتے ہیں اور سننے والے کو اپنی ان باتوں سے امپریس (Impress) کر دیتے ہیں (یہ کون ہیں؟ متشدّقون ہیں)۔

اور تیسرے ''والمُتفَيهِقُونَ ''کون ہیں؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ''المُتَكَبِّرُونَ'' (تکبر کرنے والے)۔

اس حدیث میں تو ہمیں یہ سمجھ آگئی ہے کہ:

(۱) زیادہ بے سود بات نہیں کرنی۔

(۲) جس میں کوئی دینی فائدہ نہ ہو وہ بات نہیں کرنی۔

(۳) بغیر فائدے کے کوئی بات نہیں کرنی۔

(۴) اور اگر اللہ تعالیٰ نے فصاحت اور بلاغت اور انداز بیان اچھا دیا ہے تو اُس کی وجہ سے کوئی شخص مغرور نہ ہو جائے اُس کی وجہ سے کوئی فخر اُس کو نہ آئے اور نہ ہی تکبر کرے۔

(۵) اس میں یہ بھی ہمیں فائدہ ہوتا ہے کہ صحابہ نے جو چیز سمجھی ہے اُس کے بارے میں نہیں پوچھا، عرض کرتے ہیں کہ ہم نے ان دو کو تو سمجھ لیا ہے ''الثَّرْثَارُونَ ''اور ''الْمُتَشَدِّقُونَ''اور ہمیں پتہ ہے کہ معنیٰ کیا ہے ''المُتفَيهِقُونَ ''کیا ہے؟

ہم جب کہتے ہیں نا کہ منہج السلف کو لازم پکڑو اُن کی فہم لازمی ہے کیوں؟ کیونکہ جو وہ سمجھتے تھے تو سمجھتے تھے اور اکثر دین کو سمجھ لیا انہوں نے بہت کم چیزیں نہیں سمجھیں اور نہیں سمجھیں تو سوال کرتے تھے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے:

1-امام مالک رحمہ اللہ موطا میں سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا ابو بکر صدیق کا قصہ بیان کرتے ہیں بڑا پیارا، ایک مرتبہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سیدنا ابو بکر صدیق کے گھر میں داخل ہوئے اور یہ دیکھا کہ سیدنا ابو بکر صدیق کافی غمزدہ ہیں اور اپنی زبان کو پکڑ رہے ہیں زور سے، تو سیدنا عمر نے کہا کہ اے ابو بکر! آپ کیا کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے؟!

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نے مجھے مشکل وقت دکھائے ہیں)۔زبان کو پکڑ کر کہتے ہیں کہ اسی نے مجھے مشکل وقت دکھائے ہیں یا بُرے دن دکھائے ہیں دوسرے لفظوں میں کہنے والا کون ہے؟! لقب کیا ہے؟ صدیق۔

صدیق کسے کہتے ہیں؟ سب سے زیادہ سچ بولنے والا شخص۔ صیغ المبالغہ ہے کہ بہت زیادہ سچ بولنے والا لیکن اس سے مراد امت میں اِن سے بہتر کوئی ہے؟! صدق میں کوئی بھی نہیں ہے۔ اور انسان سچ زبان سے بولتا ہے کہ نہیں؟ سب سے پہلے زبان سے سچ بولتا ہے نا پھر اپنے کردار سے بھی سچا ہوتا ہے اپنے عمل سے بھی سچا ہوتا ہے لیکن اصل تعلق صدق کا سچ کا زبان سے ہے کہ نہیں؟

صدیق ھذہ الأمۃ رضی اللہ عنہ اپنی زبان کو پکڑ کر کہتے ہیں کہ اس نے مجھے مشکل وقت دکھایا ہے (اگر بُرے دن میں نے دیکھے ہیں تو اس کی وجہ سے اور مجھے ڈر ہے کہ میں بُرے دن دیکھوں گا تو زبان کی وجہ سے ہی دیکھوں گا میں)۔

امام ابو عمر بن عبد البر رحمہ اللہ **الاستذکار** میں فرماتے ہیں: "اگر یہ حالت ہے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اور دین میں جو اُن کا مقام ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے سب سے اعلیٰ مقام ہے وہ خود اپنی زبان سے ڈرتے ہیں زبان کو پکڑتے ہیں پھر ہمارا کیا حال ہے؟!

اور یہ بڑا پیارا قاعدہ بیان فرماتے ہیں، فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ سے انسان کا ڈر اور خوف اتنا ہوتا ہے جتنا انسان اپنے ربّ کو جانتا ہے" (جتنا علم ہے تمہیں لا إلٰہ إلا اللہ کا، اللہ تعالیٰ کی جتنی معرفت ہے اتنا اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے) پھر ان دو آیتوں کو بیان فرمایا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿...إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَٰؤُاْ...﴾ (فاطر:28)

(اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے (کون ہیں؟) علماء ہیں)

اور دوسری آیت سورۃ الرحمٰن میں:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ۝٤٦﴾ (الرحمٰن:46)

(تو مقام ربّ سے جو ڈر گیا جس کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا مقام کیا ہے تو اُس کے لیے دو جنتیں ہیں)

لیکن اللہ تعالیٰ کا مقام کون جانتا ہے بغیر علم کے؟! اس لیے اللہ تعالیٰ نے کیوں فرمایا ہے ﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ﴾؟

میں اکثر یہ آیت بیان کرتا ہوں اور بعض کہتے ہیں کہ توحید کے سوا ڈاکٹر صاحب بات ہی نہیں کرتے!

پھر ہمارا علم ہی کیا ہے اگر توحید نہ ہو تو؟!

﴿فَاعۡلَمۡ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (محمد :19): واللہ! اللہ تعالیٰ کی خشیت اُس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت نہ ہو، معرفت کمزور ہے خشیت کمزور ہے تو علم بھی کمزور ہے عمل بھی کمزور ہے دین بھی کمزور ہے آپ کس دین کی بات کرتے ہیں؟! نماز بھی کمزور ہے، روزہ، زکوۃ، صدقات، خیرات، والدین کے ساتھ حسن سلوکی سارے کا سارا تمہارا معاملہ کمزور ہے!

اس لیے انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام پھر اُن کے صحابہ پھر تابعین اور اتباع التابعین یہ کیوں سب سے بہترین لوگ گزرے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کی خشیت۔

سیدنا ابو بکر صدیق کو دیکھ لیں آپ مجھے بتائیں کس جنگ میں شہید ہوئے؟ کسی جنگ میں نہیں۔

کتنی قربانیاں دیں؟ دنیا میں جو قربانیاں دیں وہ تو دی ہیں لیکن کتنی تکلیفیں اٹھائیں؟

سیدنا بلال کو دیکھ لیں سیدنا بلال کا مقام سیدنا ابو بکر صدیق والا نہیں ہے، سیدنا مصعب بن عمیر کو دیکھ لیں جنگ احد میں دونوں ہاتھ کاٹے گئے شہید کر دیئے گئے پھر بھی وہ مقام حاصل نہ کر سکے۔

سب سے بلند درجہ کیسے حاصل کیا؟ آخر وہ کون سا عمل ہے؟ بعض تابعین فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی خشیت تھی سب سے زیادہ، اللہ تعالیٰ کا ڈر سب سے زیادہ تھا اس لیے وہ مقام حاصل کر لیا تو اللہ تعالیٰ کی خشیت اللہ تعالیٰ کی معرفت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کا درجہ سب سے بلند کیوں ہے بشر میں سے؟ کیونکہ سب سے زیادہ معرفت اللہ تعالیٰ کی کون جانتا ہے؟ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام سے بہتر کوئی جان ہی نہیں سکتا (سبحان اللہ)۔

2-سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک شخص نے دیکھا جو اپنی زبان کو پکڑ کر کوس رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں اپنی زبان سے (**عبد الله بن عباس حبر هذه الأمة**، اس امت کے عالم یعنی اگر کوئی عالم ہیں قرآن مجید کی تفسیر کے تو امت میں سب سے بڑے عالم سمجھے جاتے ہیں، **حبر هذه الأمة** جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن کے لیے دعا کی اپنی زبان کو کوس رہے ہیں پکڑ کر کہہ رہے ہیں) کہ یا تو اچھی بات کر اور خیر پالے یا خاموشی اختیار کر اور شر سے بچ جا۔ اپنی زبان کو پکڑ کر کہہ رہے ہیں محاسبہ ہے اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے، تو کسی نے کہا کہ اے ابن عباس! میں تمہیں دیکھ رہا ہوں زبان کو پکڑ کر کچھ کہہ رہے ہو، کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی کہ قیامت کے دن بندہ اگر اپنے جسم کے اعضاء میں سے کسی پر زیادہ غصہ کرے گا تو وہ (کیا ہے؟) زبان ہی ہے۔

سب سے زیادہ غصہ قیامت کے دن اگر کسی کو آئے گا نا اپنے جسم کے حصوں میں سے تو زبان پر ہی آئے گا جانتے ہیں کیوں؟

آپ کو پتہ ہے بعض علماء مثال دیتے ہیں کہ ایک شاپر لے لیں آپ شاپنگ بیگ جو ہے اُس کے نیچے سوراخ کر دیں اور اُس میں بھرتے جائیں آپ کیا رہے گا اُس میں؟ جتنا بڑا سوراخ ہو گا اتنا ہی شاپنگ بیگ جلدی خالی ہو گا اور سوراخ کو آپ تنگ کرتے جائیں اس میں کچھ بچتا رہے گا کہ نہیں؟ اُس کو بند کر دیں گے تو کچھ اُس میں سے لیک نہیں ہو گا۔

بس زبان کا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے آپ عمل صالحہ کرتے رہتے ہیں کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں عبادات ہیں نماز ہے روزہ ہے آپ بیٹھ جاتے ہیں تو کسی کی غیبت کر لی چغل خوری کر لی اور بدعتی ذکر کر لیا کچھ کر لیا کرتے کرتے آپ نے یہ سورخ کیا ہوا ہے اور وہ جو آپ نے سارا دن کمایا ہے وہ پھر آہستہ آہستہ ضائع بھی ہو رہا ہے رات کو خالی!

اور بعض لوگ نیگیٹو (Negative) میں چلے جاتے ہیں کچھ بیلنس میں باقی بچتا نہیں ہے،

اعمال تو تُلیں گے نا قیامت کے دن ترازو رکھا جائے گا جس کے دو پلڑے ہیں یاد ہے؟ایک پلڑے میں نیکیاں ہیں ایک میں بُرائیاں ہیں۔

تو قیامت کے دن سب سے زیادہ غصہ زبان پر کیوں آئے گا؟ کیونکہ دیکھیں اتنی ساری نیکیاں تھیں کہاں چلی گئی ہیں!

اور مفلس کی حدیث میں کیا آیا ہے کہ کون ہے مفلس تم میں سے جس کے پاس دینار اور درہم نہیں ہیں؟! مال اور دولت یہی ہم سوچتے ہیں نا کہ روپے پیسے والا ہے جس کے پاس ہے وہ امیر ہے جس کے پاس نہیں ہے تو وہ مفلس ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مفلس یہ نہیں ہے حقیقتاً؛ کیوں؟ دنیا سے چلا گیا مال ساتھ چلا جائے گا؟ سب چھوڑ کر کچھ ساتھ نہیں جائے گا عمل ساتھ جائے گا۔

اچھا عمل کے پہاڑ ہیں (اسی حدیث میں) تہامہ کے پہاڑ جیسے (تہامہ بہت بڑے پہاڑ ہیں جزیرۂ عرب میں) اتنے عمل لے کر آئے گا، حدیث کے الفاظ ہیں کہ نماز بھی روزہ بھی صدقات بھی ہوں گے اُس کے بہت سارے اعمال ہیں تنوع بھی ہے اعمال میں لیکن کس حالت میں آئے گا؟ اُسے گالی دی اسے بُرا بھلا کہا اسے مارا پیٹا تو انصاف ہو گا۔ کیسے انصاف ہو گا؟ گالی کا بدلہ گالی نہیں ہو گا یاد رکھیں اُس نے ظلم کیا ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں ہوتا، جو بھی پہاڑ اس کی نیکیاں ہیں نا ساری یہ اللہ تعالیٰ حکم دے گا اُس سے لے لی جائیں گی اور اس مظلوم کو دی جائیں گی وہ دیکھے گا کہ اُس کے پہاڑ آہستہ آہستہ ختم ہو رہے ہیں یہاں تک کہ کچھ باقی نہیں رہے گا نیکیاں ساری ختم!

"میرے بندے راضی ہوئے ہو تم مظلوم کو اللہ تعالیٰ پوچھے گا"، نہیں ابھی راضی نہیں ہوئے ہم، پھر اُن کی بُرائیاں اُن کے نامۂ اعمال میں پلڑے میں ڈال دیں گے اور اُن سے وہ جہنم رسید ہو جائے گا۔

اب کسے کوسے گا یہ؟"شَتَمَ هَذَا" (سبحان اللہ)، گالی دی ہے نا دنیا میں ہم میں سے کتنے لوگ ہیں جو زبان پر کنٹرول نہیں کر پاتے! دنیا کو چھوڑیں آپ گھر کے اندر کو دیکھ لیں آپ اور خصوصی طور پر میں اپنی بہنوں سے گزارش کروں گا سارا دن بچوں کو گالیاں دیتی رہتی ہیں (إلا من رحم اللہ سبحانہ وتعالیٰ، سب برابر نہیں ہیں)۔

بچوں کو گالی دینا بعض مائیں بددُعائیں دیتی ہیں شدید غصے میں آ کر مارنا پیٹنا تو الگ ہے! اب معصوم بچہ ہے چار پانچ سال کا شرارت نہیں کرے گا تو کیا کرے گا؟! بیچارا اگر لیٹ جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ بچہ بیمار ہے پریشان ہو جاتے ہیں اگر وہ کھیلتا کودتا ہے کہتے ہیں کہ شرارتیں کرتا ہے تو اُسے مارتے ہیں گالیاں دیتے ہیں تو کہاں جائے وہ؟! (سبحان اللہ)۔

تو صبر کرنا ہے اچھی تربیت کرنی ہے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہے سمجھانا ہے توجیہ دینی ہے اِس وقت اسے تربیت کی ضرورت ہے وہ محتاج ہے تمہارا، مار کا محتاج نہیں ہے اور نہ ہی گالی کا محتاج ہے نہ بددُعا کا محتاج ہے وہ تمہاری دعاؤں کا محتاج ہے اچھی تعلیم وتربیت کا محتاج ہے تو یہ زبان اگر ہم اسے لگام نہیں دیں گے آج واللہ! کل ہم بُرے دن ضرور دیکھیں گے (إلا من رحم الله سبحانه وتعالى)۔

(اور یہ اُثر جو ہے سیدنا عبداللہ بن عباس کا اسے امام احمد نے **الزهد** میں روایت کیا ہے اور حسن اُثر ہے)۔

3-امام ابن رجب الحنبلی رحمہ اللہ شرح الأربعين النووية میں اس زبان کے تعلق سے اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے جس حدیث کا میں نے ذکر کیا ہے شروع میں چند اقوال کے صرف میں دو یا تین قول نقل کرتا ہوں:

(۱) فضیل بن عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نہ تو حج نہ ہی رباط (یعنی مسلمان ملک کی چوکیداری کرنا بارڈر پر) اور نہ ہی جہاد زبان کو روکنے سے زیادہ مشکل ہے" (زبان کو روکنا ان سب سے مشکل ہے، سبحان اللہ))۔

حفظ اللسان جو ہے حج سے رباط (کسی مسلمان ملک کا پہرا دینا دشمن کے سامنے) اور جہاد یہ سب ایک طرف کتنے مشکل کام ہیں سارے! زبان کو روکنا ان سے زیادہ مشکل ہے۔

(۲) عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بات مشہور ہے کہ لقمان رحمہ اللہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ اگر بات کرنا چاندی کی مانند ہے تو خاموشی سونے کی مانند ہے معنی کیا ہے اس کا؟ کہتے ہیں معنی یہ ہے کہ اگر بات کرنا اللہ تعالی کی طاعت سے چاندی میں ہے تو اللہ تعالی کی معصیت سے خاموش رہنا سونے کی مانند ہے۔

یعنی یا تو اگر آپ نے اچھی بات کرنی ہے ٹھیک ہے اُس سے بہتر ہے کہ آپ بُری بات نہ کریں؛ دو چیزیں ہیں کہ یا تو اچھی بات کریں یا بُری بات سے رُک جائیں کیا بہتر ہے؟ بُری بات سے رُک جائیں بُری بات نہ کہیں، اللہ تعالی کو ناراض نہ کریں نافرمانی نہ کریں۔

اگر آپ نے ذکر نہیں کیا تو فرض نہیں تھا تمہارے اوپر (اگر سبحان اللہ نہیں پڑھا الحمد للہ نہیں پڑھا گناہ ہے؟ نہیں ہے) لیکن اگر "**أَللہ، اللہ**" شروع کر دیا بدعتی ذکر شروع کر دیا یا کسی کو گالی دی یا کسی پر لعنت بھیجی گناہ ہے کہ نہیں؟!

ایک تنبیہ ہے آخر میں

ہم نے یہ تو سمجھ لیا کہ زبان کو لگام دینی ہے لازم پکڑنا ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ خیر کی بات بھی نہیں کرنی ہے، تو تنبیہ یہ ہے اس پوری بات سے یہ مراد ہے کہ اُس وقت ہم نے زبان کو روکنا ہے جب بات کرنے میں دینی کوئی فائدہ نہ ہو اور خاموشی میں ہی سلامتی ہو اور یاد رکھیں کہ خاموشی ہر وقت بھی اچھی نہیں ہے اور بات کرنا بھی ہر وقت میں اچھا نہیں ہے ہر چیز کا اپنا مقام ہوتا ہے۔

دو حدیثیں مشہور اور معروف حدیثیں ہیں اور صحیح مسلم میں دونوں ہیں:

1-ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "الدِّينُ النَّصِيحَةُ" (دین نصیحت کا نام ہے)۔

اب نصیحت کیسے کی جائے گی خاموشی سے نصیحت ہوتی ہے؟ تو بولنا پڑے گا کہ نہیں؟ تو یہاں پر بولنا خیر ہے کہ نہیں؟

"فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ": خیر ہے تو بات کرو نصیحت کرو۔

اور نصیحت کرتے ہوئے کیا دیکھنا ہے؟ حکمت کے ساتھ کہ کیسے نصیحت کرنی ہے اور کون سے الفاظ نصیحت میں بیان کرنے ہیں۔

بعض لوگ نصیحت کرتے ہیں گالی سے، واللہ! میں حیران ہو گیا ہوں! نصیحت کرتے ہیں جھوٹی تہمت سے، نصیحت کرتے ہیں نصیحت کرنے والے کو بیوقوف پاگل بنانے کے لیے اور اُسے ہٹ دھرم بنانے کے لیے نصیحت ہے یہ! تو اس سے خاموشی بہتر نہیں تھی کیا؟! واللہ! خاموشی بہتر تھی۔ اگر نصیحت کرنی ہے تو علم عدل اور انصاف کے ساتھ ادب سے کرو، اگر نہیں آتا ادب کوئی ادب نہیں ہے نہ علم ہے نہ انصاف ہے تو پھر خاموشی بہتر ہے کہ نہیں؟! خاموشی بہتر ہے۔

2-دوسری حدیث،اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "تم میں سے جب کوئی شخص کوئی بُرائی دیکھے تو اُسے ہاتھ سے روکے،ہاتھ سے نہیں روک سکتا تو زبان سے روکے، زبان سے نہیں روک سکتا تو دل سے بُرا جانے ''وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ'' اور یہ ایمان کا ضعیف ترین درجہ ہے"۔ تو زبان سے روکے گا کہ نہیں روکے گا؟

جو استطاعت رکھتا ہے طالب علم ہے، عالم ہے بُرائی دیکھتا ہے اُس کو پتہ بھی ہے کہ بُرائی ہے اور وہ روک بھی سکتا ہے تو اُس کو روکے یہاں پر خاموشی بہتر ہے؟! نہیں! یہاں پر بولنا بہتر ہے۔

لیکن اگر انکار منکر سے بولنے سے بُرائی اور بڑھ جاتی ہے تو پھر بُرائی سے روکنا ہے؟ بُرائی اور بڑھے گی۔ روکنا ہے؟ نہیں روکنا ہے۔

کیوں؟ کیونکہ مصلحت یہاں پر خاموشی میں ہے۔

تو یہ دیکھنا ہے کہ کب بولنا ہے اور کب خاموش رہنا ہے (واللہ أعلم)

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 36. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر 35 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio